حالتِ استحاضہ میں عورت کا اعتکاف کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13311

تاریخ اجراء: 11 رمضان المبارک 1445ھ / 22 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ استحاضہ کی حالت میں عورت ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کر سکتی ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

استحاضہ میں آنے والا خون، بیماری کا خون ہوتا ہے، اس خون کے وہ احکام نہیں جو حیض و نفاس میں آنے والے خون کے احکام ہوتے ہیں، جیسے حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، یہ سب ناجائز و حرام ہوتا ہے، لیکن استحاضہ کی حالت میں عورت پاک ہوتی ہے۔ اس حالت میں عورت پر نہ نماز معاف ہوتی ہے نہ ہی بلا عذر شرعی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوتی ہے۔

واضح ہوا کہ استحاضہ کی حالت میں عورت ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کر سکتی ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔

استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کرنا، جائز ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف کی حدیثِ مبارک میں ہے: ”عن عائشة رضي الله عنها قالت اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من أزواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي“ یعنی حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بیویوں میں سے ایک خاتون نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا، وہ سرخ اور زرد رنگ کا (استحاضہ کا خون) دیکھتی تھیں۔ بسا اوقات ان کے نماز پڑھنے کے دوران ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتے۔ (صحيح البخاري، کتاب الاعتکاف، ج 03، ص 50، دار طوق النجاۃ)

علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ "عمدۃ القاری" میں مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:"مما یستنبط منه **جواز اعتكاف المستحاضة** وجواز صلاتها لأن حالها حال الطاهرات وأنها تضع الطست لئلا يصيب ثوبها أو المسجد وأن دم الاستحاضة رقيق ليس كدم الحيض ويلحق بالمستحاضة ما في معناها كمن به سلس البول والمذي والودي ومن به جرح يسيل في جواز الاعتكاف۔"یعنی اس حدیثِ پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حالتِ استحاضہ میں اعتکاف جائز ہے اور ایسی عورت کی نماز بھی جائز ہے کہ اُس کی حالت پاک عورتوں والی ہے۔ اور حدیثِ پاک میں جو طشت رکھنے کا ذکر ہے وہ اس لیے ہے تا کہ اُن کے کپڑے یا مسجد آلودہ نہ ہوں۔ اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ استحاضہ کا خون باریک ہوتا ہے یہ حیض کے خون کی طرح نہیں ہوتا۔ مستحاضہ کے حکم میں وہ افراد بھی داخل ہیں جنہیں مسلسل پیشاب، مذی، ودی وغیرہ کا عارضہ لاحق ہو، یونہی وہ افراد جن کے زخم سے مسلسل خون جاری ہو کہ ان افراد کا اعتکاف کرنا بھی شرعاً جائز ہے۔(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، كتاب الحيض، ج 03، ص 280، دار الفكر، بيروت)

شارح بخاری احمد بن محمد القسطلانی علیہ الرحمہ "ارشاد الساری" میں مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:" فيه جواز صلاتها كاعتكافها لكن مع الأمن من التلويث كدائم الحدث۔"یعنی اس حدیثِ پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حالتِ استحاضہ میں نماز جائز ہے جیسا کہ اُس کا اعتکاف جائز ہے، مگر تلویث سے امن کے ساتھ جیسا کہ دائمی حدث والا کہ اُس کی نماز اور اعتکاف جائز ہے۔(إرشاد الساري لشرح صحيح البخاري، ابواب الاعتكاف، ج 03، ص 444، مطبوعہ مصر)

ابو الحسن عبد الملک بن بطال علیہ الرحمہ "شرح ابن بطال" میں مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "حکم المستحاضة كحكم الطاهر، **ولا خلاف بين العلماء في جواز اعتكافها۔**"یعنی مستحاضہ عورت کا حکم پاک آدمی کے حکم کی طرح ہے، مستحاضہ عورت کا اعتکاف جائز ہونے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔(شرح صحيح البخاری لابن بطال، كتاب الاعتكاف، ج 04، ص 174، مطبوعہ رياض)

حالتِ حیض میں اعتکاف جائز نہیں۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:"الحيض ينافي أهلية الاعتكاف لمنافاتها الصوم ولهذا منعت من انعقاد الاعتكاف۔"یعنی حیض منافی روزہ ہونے کی بنا پر اعتکاف کی اہلیت کے بھی منافی ہے، یہی وجہ ہے کہ حیض اعتکاف منعقد ہونے سے بھی مانع ہے۔(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، كتاب الاعتكاف، ج 02، ص 116، دار الكتب العلمية، بيروت)

بہارِ شریعت میں ہے:”اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔“ (بہارِ شریعت، ج 01، ص 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net